



سوال

(154) صبح کی جماعت قائم ہونے کے بعد صبح کی سنت پڑھے یا جماعت میں شامل ہو۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جب جماعت نماز فجر کی کھڑی ہو جائے اس وقت دو رکعت سنت فجر کی پڑھے یا شامل جماعت ہو جاوے اگر شامل جماعت ہو گیا تو بعد نماز فرض کے طلوع آفتاب سے قبل نماز سنت کو پڑھے یا نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس وقت سنت نہ پڑھے جماعت میں شامل ہو جاوے۔ بموجب فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا قیمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبہ ترجمہ جس وقت جماعت نماز کی کھڑی ہو جاوے تو اس وقت سوائے نماز فرض کے اور کوئی نماز نہیں ہے دوسری حدیث ثم زاد مسلم بن خالد عن عمرو بن دینار فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قیمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبہ قیل یا رسول اللہ لا رکعتی الفجر قال لا رکعتی الفجر اخرجہ ابن عدی بسند حسن ترجمہ : جب نماز کھڑی ہو جائے تو پھر فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ صبح کی سنتیں بھی آپ نے فرمایا وہ بھی نہیں ہوتیں۔ اور بخاری میں عبد اللہ بن یحییٰ نے روایت ہے۔ ۲ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را رأی رجلا وقد اقیمت الصلوة صلی رکعتین فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصبح اربعہ الصبح اربعہ عن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یتقیم فخصہ فقہ رومی عن عمرؓ انہ کان اذ ارأی رجلا یصلی وهو یسمع الاقامۃ ضربہ عن طریق عطیة قد رأیت ابن عمرؓ قضاہما صلی سلم الامام اور قیس سے روایت ہے خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوة فضلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مھللا یا قیس اصلوتان معا قلت یا رسول اللہ انی لم اکن رکعتی الفجر قال فلا اذا۔

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا اس نے ایک آدمی کو دیکھا اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور نماز کھڑی ہو چکی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا صبح کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟ صبح کی چار رکعت پڑھتے ہو؟ عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ دو رکعت پڑھ رہا تھا اور مؤذن اقامت کہہ رہا تھا آپ نے اس کو کنکریاں ماریں حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا اور اقامت کی آواز سنی جا رہی تھی آپ نے اس کو مارا حضرت عبد اللہ بن عمر نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد قضا دی۔ قیس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے نماز کی اقامت ہوئی میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے سنتیں پڑھی تھیں آپ نے فرمایا اے قیس ٹھہر جا کیا دو نمازیں اٹھی پڑھتا ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے پہلی سنتیں نہیں پڑھی تھی آپ نے فرمایا پھر ٹھیک ہے۔

قیس سے روایت ہے کہ قیس نے کہا کہ حضرت باہر تشریف فرما ہوئے اور نماز فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو میں نے حضرت صلی اللہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی بعد سلام پھیرنے کے حضرت نے مجھ سے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا۔ ٹھہر جا اے قیس کیا تو دو نمازیں اٹھی پڑھتا ہے میں نے عرض کیا کہ میں نے دو رکعت سنت فجر کی نہیں پڑھی تھی تو حضرت نے فرمایا اگر ایسا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں ان روایات مذکورہ بالا سے وقت کھڑی ہو جانے جماعت فرض کے شام لہونا جماعت میں ضرور ہے اور پڑھنا سنتوں کا بعد جماعت کے قبل طلوع آفتاب



کے یہ بھی ثابت ہو گیا اگر کوئی بعد طلوع آفتاب کے سنتیں پڑھے گا تو بھی درست ہے۔ واللہ اعلم
محمد عبید اللہ ۱۲۹ اذ اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة نص است و بمقابلہ نص تعليقات قياسيہ باطل است فقير عبد الحق ۱۲۹۵ مير احمد پشاوری واقعی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة مانع جواز پڑھنے سنت کے ہے مگر بعد فرضوں کے بلاشبہ درست ہے۔
حسبنا اللہ بس حفيظ اللہ قد ثبت في الصحيحين وغيرهما انه اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة و زيادة الار كعتي الفجر لا اصل لها قاله البيهقي ونقل عنه في المحلى شرح الموطا واللہ اعلم بالصواب
صحيحين میں ثابت ہے۔ کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔
الجواب صحیح والرائے نصح منقہ محمد یسین الرحیم آبادی عفی عنہ۔ مجیب صاحب نے بہت ہی عمدہ جواب دیا ہے حقیقت میں وقت اقامت ادائے سنت فجر ناجائز و نادرست از روئے
حدیث صحیح السند کے ہے اور کتب فقہ میں بھی اس طرح سنت پڑھنے کو کہ جس طرح آج کل فی زمانہ جمال پڑھتے ہیں یعنی قریب صفت کے اور مسجد میں ممنوع لکھا ہے اور فتح القدر میں
لکھا ہے کہ اس طرح سے جیسا کہ آج کل مروج ہو رہا ہے سنت فجر پڑھتے ہیں بہت سخت مکروہ ہے اور وہ بڑے اجہل ہیں اور ہدایہ مع کنایہ میں لکھا ہے کہ سنت فجر وقت اقامت
مسجد میں ممنوع و نادرست ہے اگر پڑھے تو خارج از مسجد پڑھے اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی حنفی نے عمدۃ الرعا یہ صفحہ ۲۳۸ و تعلیق المجد صفحہ ۸۶ میں خوب واضح کر کے لکھا ہے
کہ از روئے احادیث صحیحہ مرفوعہ سنت فجر وقت تکبیر نہ پڑھنی چاہیے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 67-69

محدث فتویٰ